

# امام مسجد کو فطرانہ دینے کا حکم

مجیب: مولانا محمد ابوبکر عطاری مدنی

فتویٰ نمبر: WAT-2562

تاریخ اجراء: 01 رمضان المبارک 1445ھ / 12 مارچ 2024ء

## دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

### سوال

اگر امام صاحب شرعی فقیر ہیں اور سید یا ہاشمی نہیں ہیں، تو انھیں فطرانہ دے سکتے ہیں، جبکہ فطرانہ ان کی تنخواہ میں نہ دیا جائے بلکہ علیحدہ سے دیا جائے۔ اگر ان میں سے کوئی شرط نہ پائی گئی تو امام صاحب کو دینے سے فطرانہ ادا نہیں ہوگا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگر امام صاحب شرعی فقیر ہیں اور سید یا ہاشمی نہیں ہیں، تو انھیں فطرانہ دے سکتے ہیں، جبکہ فطرانہ ان کی تنخواہ میں نہ دیا جائے بلکہ علیحدہ سے دیا جائے۔ اگر ان میں سے کوئی شرط نہ پائی گئی تو امام صاحب کو دینے سے فطرانہ ادا نہیں ہوگا۔

تفصیل یہ ہے کہ فطرانہ اور دیگر صدقات واجبہ کا مصرف شرعی فقیر ہے، یعنی وہ بندہ جس کے پاس حاجتِ اصلیہ کے علاوہ اور اگر قرض ہو تو اسے مانس کرنے کے بعد کوئی بھی مال یا سامان اتنا موجود نہ ہو کہ اس کی ٹوٹل مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کے برابر ہو، ایسا شخص شرعی فقیر ہے، ایسے شخص کو زکوٰۃ، فطرانہ دینا جائز ہے بشرطیکہ وہ سید یا ہاشمی نہ ہو۔

تنویر الابصار میں ہے ”و صدقة الفطر كالزكاة في المصارف“ ترجمہ: صدقہ فطر کے وہی مصارف ہیں جو

زکوٰۃ کے مصارف ہیں۔ (تنویر الابصار مع رد المحتار علی الدر المختار، ج 2، ص 368، دار الفکر، بیروت)

بہار شریعت میں ہے ”صدقہ فطر کے مصارف وہی ہیں جو زکوٰۃ کے ہیں یعنی جن کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں، انھیں فطرہ بھی دے سکتے ہیں اور جنھیں زکوٰۃ نہیں دے سکتے، انھیں فطرہ بھی نہیں سوا عامل کے کہ اس کے لیے زکوٰۃ ہے فطرہ

نہیں۔“ (بہار شریعت، ج 1، حصہ 5، ص 940، مکتبۃ المدینہ)

فتاویٰ رضویہ میں ہے ”مصرفِ زکوٰۃ ہر مسلمان حاجتمند ہے جسے اپنے مال مملوک سے مقدار نصاب فارغ عن الحوائج الاصلیہ پر دسترس نہیں بشرطیکہ نہ ہاشمی ہو۔۔۔ اور نصاب مذکورہ پر دسترس نہ ہونا چند صورت کو شامل: ایک یہ کہ سرے سے مال ہی نہ رکھتا ہو اسے مسکین کہتے ہیں۔ دوم مال ہو مگر نصاب سے کم، یہ فقیر ہے، سوم نصاب بھی ہو مگر حوائجِ اصلیہ میں مستغرق، جیسے مدیون۔ (فتاویٰ رضویہ، ج 10، ص 110، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

فتاویٰ رضویہ میں ہے ”مدرسہ اسلامیہ اگر صحیح اسلامیہ خاص اہلسنت کا ہو۔۔۔ تو اس میں مالِ زکوٰۃ اس شرط پر دیا جاسکتا ہے کہ مہتمم اس مال کو جدار کھے اور خاص تملیک فقیر کے مصارف میں صرف کرے مدرسین یا دیگر ملازمین کی تنخواہ اس سے نہیں دی جاسکتی۔“ (فتاویٰ رضویہ، ج 10، ص 254، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

فتاویٰ بحر العلوم میں ہے ”زکاۃ اور فطرہ کی رقم مدرسین کی تنخواہ یا مسجد و مدرسہ کی تعمیر میں صرف نہیں کی جا سکتی۔“ (فتاویٰ بحر العلوم، ج 2، ص 204، شبیر برادرز، لاہور)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ



**Darul-Ifta Ahlesunnat (Dawat-e-Islami)**



[www.daruliftaahlesunnat.net](http://www.daruliftaahlesunnat.net)



[daruliftaahlesunnat](https://www.facebook.com/daruliftaahlesunnat)



[DaruliftaAhlesunnat](https://www.youtube.com/DaruliftaAhlesunnat)



[Dar-ul-ifta AhleSunnat](https://play.google.com/store/apps/details?id=com.daruliftaahlesunnat)



[feedback@daruliftaahlesunnat.net](mailto:feedback@daruliftaahlesunnat.net)